از ع۶۶۸۸ تا ع۶۶۹۴
۶۶۸۸ انوار القرآن - ۶۶۸۹ گلدستۂ معانی - ۶۶۹۰ حسنیہ
۶۶۹۱ سراج الایمان - ۶۶۹۲ مختوم رحیق ۶۶۹۳ اثبات
۶۶۹۴ حلیۃ العرائس

اِنَّا مِنَ المُجرِمِینَ مُنتَقِمُونَ

رسالہ مولفہ سید اظہر علی صاحب ساکن قصبہ پھپوند موسومہ

اثبات المتعہ

باہتمام بابو مرلیدھر صاحب مہتمم مطبع

در مطبع مصدر الفوائد آگرہ طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا و منقبت ایمہ ہدا علیہم التحیتہ والثنا کے مخفی نہ رہے
کہ مولوی عبد الصمد صاحب ساکن سہسوان ضلع بداون نے شہر اٹاوہ میں پیدا
شیخ فدا حسین صاحب ساکن اٹاوہ سے وعدہ کیا تھا کہ مین حرام ہونا
نساء کا قران اور احادیث سے ثابت کرونگا آٹھہ مہینے تک شیخ صاحب
نے انتظار کیا لیکن مولویصاحب نے تحریر فرماکر کچھہ نہ بہیجا اس عرصہ مین شیخ
صاحب نے پہر مولویصاحب سے بالمشافہ کہا اُسوقت وہ برہم ہوے اور
ہونا متعہ کا تو وہ کیا ثابت کرتے لیکن سوا اُسکے اور خرافات ایک جاہل
نام سے تحریر کرکے بہیجی کہ جو مولویصاحب کی عدم تحقیق پر دلالت کرتی
مولویصاحب کو تو کیا معلوم تھا غالب ہے کہ طعن السنان سے استنباط کر
وہ خرافات لکھی اور یہہ نہ دریافت کیا کہ یہہ راست ہین یا دروغ ہین اور کسینے
بھی لکھا ہوگا یا نہین اور ہرچند ہمکو جواب اسکا تحریر کرنا ضرور نہ تھا کہ سوال
دیگر لیکن بہ تکلیف بعضی برادران ایمانی یعنی سید مظہر حسین صاحب وکیل

ہور حسین صاحب وکیل و منشی سید غلام عباس صاحب رئیس و سید غلام شبیر صاحب
یل و امیر علیصاحب و میر واجد علیصاحب و سید احمد علیصاحب و سید ممتاز علی
حب و نواب علیصاحب و نیز نظر بر آن کہ کوئی نادان گمان کرے کہ کسیکو اسکا
ب نہ آیا اسواسطے اونکی خرافات کے جواب مین کچھہ مختصر سا تحریر کرتا ہون

ل الاشعری میر فدا حسین صاحب متہم الخمر عصمہ اللہ من الرجس اقول
ب شرفا سے بہت بعید ہے کہ کسی شریف کو ایسے القاب قبیحہ سے یاد کرے اور
م خمر کا تم اون پر کیا طعن کرتے ہو تمہارے مشرب مین تو نوشجان کرنا خمر کا
غی نہ [illegible] ہے او پینا اوسکا تمہارے امام اعظم کے نزدیک حلال ہے جب تک کہ
ر اٹا [illegible] پیدا کرے اگرچہ نشہ کرے چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہے فخمر العنب المسکر
م ہو [illegible] بحرام ما لم یقذف بالزبد عند ابی حنیفہ وان اسکر حاصل یہہ
صاحب شراب انگور نشہ لانیوالی کی حرام نہین ہے جب تک کہ کف نہ لاے نزدیک
ین شیخ [illegible] حنیفہ کے اگرچہ نشہ کرے اور بوزہ بھی امام اعظم کے نزدیک حلال ہے
ہو اور [illegible] چنانچہ کتاب اختلاف الائمہ رحمتہ للامتہ مین لکھا ہے والفقاع حلال
ب جاہل [illegible] نشیہ یعنی بوزہ حلال ہے جائز ہے پینا اوسکا اور ہدایہ مین لکھا
ت کرتی [illegible] کہ اوسکا پینی والا حد نہین مارا جاتا ابو حنیفہ کے نزدیک قال الاشعری
ستنباط کر [illegible] ملیق کے واضح ہو کہ بندہ کا یہہ اسلوب نہین ہے کہ کسیکی مذہب کی
ین [illegible] ادر کسیکی [illegible] ب و مثالب کو بلا کسی چھیڑ چھاڑ کی فاش کرے چونکہ آپنی خواہ مخواہ ہمکو
حالہ کسوال [illegible] س امر پر مجبور کیا لہذا ہم بھی بحکم المجبور معذور کی کچھہ لکھتے ہین اقول ہمارے
کیل [illegible] ب کے معائب کو آپ کیا فاش کرینگے ہمارے مذہب مین کوئی عیب ہی نہین

اپنی مذہب کی خبر لو کہ اوسمین کیسی کیسی عیوب داخل ہین چنانچہ معلوم ہوگا اور ہمنے
چھیڑ چھاڑ کچھہ ایسی نہین کی ہے پہلے آپ ہی نے خود وعدہ کیا تھا شیخ فدا حسین صاحب
سے متعہ کے اثبات حرمت کا اور وہ آپ سے ظہور مین نہ آیا اور شیخ فدا حسین صاحب
تو بموجب وعدہ آپ سکے طالب ہوے تہی اونہون نے ابتدا چھیڑ چھاڑ کی نہین کی اور جو
کچھہ آپنے لکھا ہے اوسکا جواب آپکے لئے موجود ہے **قال الاشعری** آپ جو ہمسے
عدم جواز متعہ کا ثبوت طلب کرتے ہین یہہ عجیب بات ہے کیونکہ مانع سے دلیل
نہین طلب کیجاتی ہے بلکہ اوسکو احتمال کافی ہے **المانع یکفیه الاحتمال**
اقول آپ سے عدم جواز متعہ کا طلب کرنا عجب نہین ہے اسواسطے کہ آپنے
اوسکے اثبات عدم جواز کا دعوی کیا تھا اور آپ مانع ہرگز نہین ہین بلکہ آپ مدعی
عدم جواز کے ہین اور مانع تو آپ اوسوقت ہو سکتے تھی کہ جب شیخ فدا حسین صاحب
دعوی کرتی اوسکی اثبات جواز کا اور دعوی تو آپنے کیا ہے عدم جواز کا اور وہ آپسے ثابت ہو سکا تو
گریز کر کے یہہ عذر بیجا نکالا کہ ہم مانع ہین اور مانع کو احتمال ہے کفایت کرتا ہے **قال**
الاشعری ثبوت آپکے ذمہ ہے کیونکہ آپ مدعی جواز ہین **اقول** ہرچند ہم مدعی
جواز ہین لیکن شیخ فدا حسین صاحب نے وعدہ اوسکے اثبات جواز کا نہین کیا
اور آپنے اثبات عدم جواز کا وعدہ کیا تھا اسواسطے اوسکا اثبات آپکے ذمہ لازم
تہا اور ہرچند ہمنے وعدہ اثبات جواز کا نہین کیا لیکن تبرکاً و تیمناً کتب اہلسنت سے
اوسکو ہم علی سبیل الاختصار ثابت بھی کردیتے ہین **قال الله تعالی فما**
استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فریضه یعنی پس جو عورتن
کہ متعہ کیا ہے تمنے ساتھہ اوسکے اون عورتون مین سے پس دو تم اجرہ اونکا مقرر

کیا ہے اس ایت سے متعہ کئے وجہ سے ثابت ہے ایک تو یہہ کہ اکثر مفسرین اہلسنت نے
اتفاق کیا ہے کہ یہہ ہی آیت کہ جو بالفعل قرآن مین موجود ہے قطع نظر دوسری قراوت کے
متعہ کی مباح ہونی مین نازل ہوئی ہے چنانچہ امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین
عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ نزلت آیة المتعة فی کتاب الله ولم ینزل
بعدها آیة تنسخها یعنی نازل ہوئی ہے آیت متعہ کی کتاب خدا مین اور نہ نازل ہوئی
بعد اوسکے ایسی کوئی آیت کہ منسوخ کردے اوسکو اور صاحب مدارک نے تفسیر مدارک
مین اور زمخشری نے تفسیر کشاف مین لکہا ہے کہ یہہ آیت متعہ مین نازل ہوئی ہے اور
زاہدی نے تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ بذکر اجر گفتہ و مہر و صداق
نگفت دلیل آنست کہ مراد متعہ است اور جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منشور
مین روایت کی ہے فما استمتعتم به منهن یعنی نکاح المتعہ اور ایک وجہہ یہہ ہے
کہ یہہ آیت موافق قرأت اکثر اصحاب کے اس طور سے تہی کہ فما استمتعتم به
منهن الی اجل مسمی فاتوهن اجورهن فریضه یعنی جس کسی سے
کہ متعہ کیا ہے تمنے ساتھ اوسکے اون عورتوں سے ایک مدت معین تک پس
دو تم اونکو اجورہ اونکا کہ فرض ہے چنانچہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین لکہا ہے
کہ ابی ابن کعب نے اور ابن عباس نے اس ایت کو اسی طرح پڑہا ہے اور ثعلبی
نے اپنی تفسیر مین حبیب ابن مطاہر سے روایت کی ہے اور زمخشری نے کشاف مین
لکہا ہے کہ ابن عباس نے اس ایت کو اسطرح پڑہا ہے اور حاکم نے مستدرک
مین لکہا ہے کہ ابو سلمہ کہتا تہا کہ سنا مینے ابو نضرہ کو کہ کہتا تہا کہ ابن عباس
نے اس ایت کو اسیطرح پڑہا ہے اور کہتے تہے ابن عباس کہ واللہ خدا نے

تعالی ہنے اس آیت کو اسیطرح نازل کیا ہے اور بغوی نے تفسیر معالم التنزیل
مین اسی روایت کو بیان کیا ہے جب اسقدر علماء اہلسنت نے بیان کیا ہو کہ اس آیت
مین الی اجل مسمی بہی تہا تو اب سوائے متعہ کے اور کچہہ نہین ہو سکتا اور صحیح مسلم
مین لکھا ہے کہ عطا کہتا تہا کہ جابر ابن عبد اللہ واسطے بجالانے عمرہ کے
مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور لوگ اونسے مسایل پوچہتے تہے یہان تک کہ متعہ کو
بہی پوچہا تو اونہون نے فرمایا کہ استمتعنا علی عہد رسول اللہ وابی بکر
وعمر یعنی متعہ کیا ہمنے زمانہ رسول خدا صلعم اور ابو بکر اور عمر مین یعنے جب تک کہ عمر نے
منع نہین کیا تہا اور ابو الزبیر نے مجکو خبر دی ہے کہ کہتا تہا سمعت جابر بن
عبد اللہ یقول کنا نستمتع بالقبضة من التمر والدقیق الایام علی
عہد رسول اللہ صلعم وابی بکر حتی نہی عمر عمرو بن الحریث یعنی
سنا مینے جابر کو کہتا تہا کہ متعہ کرتے تہے ہم ساتہہ ایک مٹہی کے خرما اور آٹے سے
دنون معین تک زمانہ مین رسول خدا صلعم اور ابو بکر کے یہان تک کہ منع کیا عمر نے
عمرو بن حریث کو اور عینی شارح صحیح بخاری نے ابو سعید خدری اور جابر سے روایت
کی ہے وہ کہتے تہے کہ انا تمتعنا الی نصف خلافة عمر حتی منع عمر الناس فی
شان عمرو بن الحریث یعنی تحقیق متعہ کیا ہمنے نصف خلافت عمر تک یہان تک
کہ منع کیا عمر نے آدمیونکو بیچ شان عمرو بن حریث کے اور جلال الدین سیوطی نے
تفسیر درمنثور مین اور محمد بن جریر طبری نے اپنی تفسیر مین اور نیشاپوری نے اپنی تفسیر
مین لکہا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ لولا ان عمر نہی عن المتعة مازنی الا شقی
یعنی اگر یہہ بات نہوتی کہ تحقیق عمر نے منع کر دیا ہے متعہ کرنے سے تو سوائے شقی

کے کوئی زنا نکرتا اور ابن اثیر نے نہایہ مین لکہا ہے اور ابن عباس سے روایت کی
ہے کہ اونہون نے فرمایا ماکانت المتعة الا رحمة رحم اللہ بہا امة محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم فلولا نہی عنہا ما زنی الا شقی ای قلیل
یعنی نہتہا متعہ مگر رحمت کہ رحم کیا تہا خداے تعالی نے ساتہہ اوسکے امت محمد صلعم
کو اور اگر نہ منع کرتا اوس سے عمر تو نہ زنا کرتا مگر شقی یعنی تہوڑے آدمی اس طرح کے
روائتین اہلسنت کی کتابون مین کثرت سے ہین لیکن واسطے اختصار کے اسی قدر لکہی
گئی اور اون روایتون سے معلوم ہوا کہ متعہ بحکم خدا مباح تہا لیکن عمر نے اپنی
خلافت مین اوسکو اپنی راے سے منسوخ کردیا اور رسول خدا صلعم کی زمانہ مین
وہ منسوخ نہوا تہا چنانچہ روایات مذکورہ سے ثابت ہوا اور تفسیر کبیر مین اور تفسیر
ثعلبی مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ کہا کہ نزلت اية المتعة فی کتاب اللہ
ولم تنزل بعدها اية تنسخها وامرنا بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وتمتعنا معه ومات ولم ينهه عنها ثم قال رجل برايه یعنی کہا
عمران بن حصین نے کہ نازل ہوئی ایت متعہ کی کتاب خدا مین اور نہ نازل
ہوئی بعد اوسکے کوئی ایسی آیت کہ منسوخ کردے اوسکو اور حکم کیا تہا ہمکو ساتہہ
اوسکے رسول خدا صلعم نے اور متعہ کیا ہمنے ساتہہ اوسکے یعنی زمانہ مین اونحضرت
کی اور وفات پائی اوس حضرت نے اور نہ منع کیا اوس متعہ سے پہر کہا ایک مرد نے
ساتہہ راے اپنی کے یعنی عمر نے متعہ کو حرام کردیا اور عمر نے جو متعہ کو منع کیا ہے
تو اونکی منع کرنیکی روائتین کتب اہلسنت مین کئی طرح کے مرقوم ہین بعضی روایت
لکہتا ہون اور اونکو اوسپر قیاس کرلینا چاہیئے کتب احادیث صحاح مین اور

تفسیر کبیر وغیرہ مین لکھا ہے کہ روی عن عمر قال علی المنبر متعتان کانتا مشروعین
فی عہد رسول اللہ و انا انہی عنہما و متعہ الحج و متعۃ النساء یعنی روایت
کی گئی اس طرح کہ تحقیق عمر نے کہا اوپر منبر کے کہ دو متعہ تھی مشروع یعنی حلال زمانہ
رسول خدا صلعم مین اور مین منع کرتا ہون اون دونون سے ایک تو متعہ حج ہے اور
دوسرا متعہ زنان اور بعضے روایت مین اہل سنت کے آیا ہے کہ عمر نے کہا انا احرمہما
واعاقب علیہما یعنی مین حرام کرتا ہون اون دونون کو اور عذاب کرتا ہون اون
دونون پر اس روایت سے معلوم ہوا کہ دونون متعہ رسول خدا صلعم کے زمانہ مین
حلال تھے اور منسوخ نہین ہوے تھے لیکن عمر نے اونکو حرام کر دیا اور علامہ قوشجی
نے شرح تجرید مین اور ملا سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ
ان عمر صعد المنبر و قال ایہا الناس ثلث کن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و سلم و انا انہی عنہن واحرمہن واعاقب علیہن متعہ الحج و متعۃ
النساء و حی علی خیر العمل اسمین تین چیزین ہین کہ جو رسول خدا صلعم کی زمانہ مین
حلال تہین اور عمر نے اونکو حرام کیا متعہ حج اور متعہ زنان اور حی علی خیر العمل اذان
مین کہنا اور جو کچھہ کہ تاویلین عمر کے قول مین کرتے ہین وہ سب پوچ اور واہی ہین اور
بدیہہ بات کا انکار کرنا ہے۔ اور جواب سبکا مرقوم ہے اور سوا اسکے یہہ بات
ہے کہ غیر معصوم کے قول مین تاویل نہین ہوسکتی چنانچہ ملا علی قاری نے اپنے
رسالہ مین لکھا ہے اور جب مریدان عمر نے دیکھا کہ عمر نے متعہ کو حرام کیا ہے اور
رد کرنا حکم خدا کا کفر ہے تو واسطے اصلاح حال عمر کی اپنی طرف سے طرح طرح کی
روایتین بنائین کہ متعہ رسول خدا ص کے زمانہ مین منسوخ ہوگیا تھا اور

جو لوگ کہ اصحاب رسول خدا مین سے کہتے ہین کہ منسوخ نہین ہوا اونکو منسوخ
ہونیکی خبر نتھی اور منسوخ ہونا صحیح جو نہین ہے تو کبھی تو کہتے ہین کہ تین روز کے
واسطے مباح ہوا تھا اور کبھی کہتے ہین کہ خیبر مین متعہ اور گوشت خر اہلی حرام
ہوا اور اوطاس مین پہر مباح ہوا اور پہر حرام ہوا اور فتح مکہ مین اور حجۃ الوداع
مین مباح ہوا غرض یہہ ہے کہ صحیح ایک قول بہی نہین ہے طرح طرح سے ایجاد
کر کے کہتے ہین اور خیبر مین اوسکے حرام ہونیکا قول اگر تسلیم کیا جاے تو پھر اوس سے
فائدہ اہل سنت کو نہین ہے اسواسطے کہ فتح مکہ اور حجۃ الوداع کہ یہہ خیبر کے بعد ہین
ان دونون مین مباح ہونیکی روائتین موجود ہین چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہے
پہر خیبر مین حرام ہونے سے کیا فائدہ اب دیکھو کہ ہمنے متعہ کے ہونیکو اہل سنت
کے کتابون کی روائتون سے ثابت کر دیا ہے اگر تمکو کچھہ غیرت ہے تو تم شیعون
کی کتابون سے اوسکا عدم جواز ثابت کرو اور تمہاری روائتین جو کچھہ اسکے
عدم اباحت یا منسوخ ہونے پر دلالت کرتے ہین وہ سب موضوع اور دروغ ہین
کہ حضرت عمر کی رعایت کے واسطے بنائے گئے ہین شیعون کے مقابلہ اون روائتون
کا ذکر کرنا بڑی حماقت کی بات ہے قال الاشعری نے نفی بلکہ اپکی اکابر متعہ
کے قریب بوجوب ہونیکی مقر ہین جیسا کہ خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے کہ متوعہ کے تمتع
لینے مین حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے اور ہر شہوت کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی
ہے اور جو بغیر متعہ کے مرگیا قیامت کے روز بدشکل اوٹہیگا اور ناک اوسکی کٹی ہوگی
اقول واجب اور قریب بوجوب تو ہمارے نزدیک متعہ نہین ہے بلکہ مستحب ہے
اور جو اعمال کہ سنت ہوتے ہین اونکے بجا لانے مین ایسا ہی بے حد و حساب

ثواب ہوتا ہے اور واسطے ترغیب کے نہایت مبالغہ اونکے ثواب مین ہوتا ہے
اور اسمین کچھہ خصوصیت شیعون کی نہین ہے بلکہ اہل سنت کی کتابونمین ایسا
بلکہ اس سے زیادہ موجود ہے کہ فعل قلیل پر ثواب کثیر ملتا ہے لیکن اس مبالغہ
کرنے سے وہ فعل واجب نہین ہوجاتا ہے اپنے گھر کی تو خبر نہین دوسرون پر اعتراض
کرتے ہین دیکھو پیر دستگیر اہل سنت کی کتاب غنیۃ الطالبین مین لکھتے ہین کہ رسول
خدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے روز اپنی زوجہ سے مجامعت کرے اور نہاکر
نماز جمعہ کو جاوے تو اوسکو ہر قدم پر ثواب سال بھر کے روزیکا اور تمام سال
کی قیام کا ہوگا اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ جو شخص ماہ رجب مین نو روزہ
رکھی تو وہ جسوقت کہ قبر سے نکلیگا تو نور اوسکے مونہہ کا تمام اہل محشر کو روشن کردیگا
اہل محشر کہینگے کہ یہہ پیغمبر برگزیدہ ہے اب انصاف کرنا چاہیے کہ بعضی فساق بھی
رجب مین روزہ رکھتے ہین کیا مثل پیغمبر برگزیدہ کے ہوجاتے ہین اور ایسے ہی مبالغے سے
کیا یہہ عمل قریب بوجوب ہوگیا یہہ تو ثواب مین متعہ سے بھی بہت بڑھکر ہے اور مشکوۃ
مین انس سے روایت ہے کہ جو شخص چاہے کہ خدا سے ملاقات کرے پاک اور
پاکیزہ ہوکر گناہون سے تو حرائر سے یعنی آزاد عورتون سے نکاح کرے اب دیکھو
ثواب تزویج حرائر کا محض حظ نفس اور شہوت رانی ہے کہانسے کہان تک پہونچا
کہ گناہون سے بالکل پاک ہوگیا اور متعہ مین یہہ بات کہان ہے اور جناب رسولخدا
صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی حج کو جاوے اور میری زیارت او سنے نکی تو مجھپر جفا
اوسنے کی سو حضرت کے روضہ کی زیارت نکرنے سے آدمی کافر نہین ہوجاتا ہے
اور جفا کرنی اون حضرت پر کفر ہے اور جب کافر ہوگیا تو ہوسکتا ہے کہ قیامت

سکے روز بدشکل اور ننگا ہوکر اوٹھی سو حضرت نے یہہ مبالغہ فرمایا ہے اور ایسا
ہی متعہ مین مبالغہ ہے واسطے ترغیب کے اور حقیقت مین تارک متعہ بدشکل اور
ننگا ہو کر نہ اوٹھیگا اور سوا اسکے یہہ ہے کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ یہہ واسطے
اوس شخص کے فرمایا ہے کہ جو کوئی منکر متعہ کا ہو وہ قیامت کے روز ایسا اوٹھیگا
نہ اوسکا مباح جانیوالا قال الاشعری اب خیال فرمائی کہ آپ کے مذہب
مین متعہ کی دو قسم ہین اول متعہ دوریہ دویم متعہ وحدانیہ تعریف متعہ دوریہ کی یہہ
ہے کہ ایک عورت سے دس بیس شیعہ ملکر متعہ کرین اور اپنی اپنی باری اوسکے
ساتھہ جماع کرین جیسا کہ صاحب مصائب النواصب نے لکھا ہے اور قسم ثانی
اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص متعہ کرے اقول ہمارے مذہب مین متعہ کی ہرگز دو قسم
نہین ہین بلکہ ایک ہی قسم ہے کہ جو ایک شخص کرے اور متعہ دوری ہمارے نزدیک
باطل ہے اور دیکھو کثرت سے کتابین شیعونکی مذہب کے فقہ کی ہندوستان مین
موجود ہین اور مسائل متعہ اونمین موجود ہین لیکن متعہ دوریہ کی صورت کسی کتاب
مین نہین اور نہ اس متعہ کا کہین ذکر ہے اور صاحب مصائب النواصب مجتہد نتھی
البتہ مناظرہ مین اونکو بہت دخل تھا اور یہہ مصائب النواصب بھی مناظرہ ہی
کی کتاب ہے ایک ناصبی کے جواب مین فقہ کی کتاب نہین ہے اور مسئلہ فقیہ
اگر فقہ کی کتاب مین ہو اور لکھا ہو کہ فلانے مجتہد کے نزدیک اس طرح سے ہے
تو اوسکا اعتبار ہوتا ہے اور مصائب النواصب مین اگر لکھا بھی ہے تو اوس عورت
سے لکھا ہے کہ جو بہت بڑے سن کی ہو اور حیض آنا اوس سے اور بچہ جننا موقوف
ہوگیا ہو سو ایسی عورت مین از روے شرع کے کیا قباحت ہے اور احتیاط

اس امر کی اوسوقت ہوتی ہے کہ عورت کو حیض آتا ہو اور بچہ جننی ہو کہ نطفہ ایک
شخص کا دوسرے شخص کے نطفہ سے مشتبہ نہو جاے اور اسواسطے اوسکے لئے
عدہ مقرر ہوا ہے ورنہ عدہ کی کیا احتیاج تہی اور جو ایسے بڑے سن کو پہونچی ہو
کہ حیض اور جننا اوسکا بند ہو گیا ہو تو اوس عورت کو عدہ مین بیٹھنے کی احتیاج نہین ہے
چنانچہ خداے تعالی فرماتا ہے واللائی یئسن من المحیض من نساءکم ان
ارتبتم فعدتہن ثلاثہ اشہر اس سے معلوم ہوا کہ اگر شک ہو کہ حیض عورت
کا معلوم نہین کہ سن کے زیادہ ہونے سے بند ہوا ہے یا کسی عارضہ سے تو عدہ
اوسکا تین مہینہ ہین اور اگر شک نہو بلکہ سن کے تقاضی سے حیض کے بند ہونیکا
یقین ہو تو اوسپر عدہ نہین ہے اور یہی مذہب اکثر علما کا ہے اور خداے تعالی
نے بہی اسیواسطے اوسکے عدہ کو بیان نہین کیا ہے اور جب عدہ اوسکے واسطے
نہوا تو پہر باعتبار شرع کی متعہ دوریہ مین بفرض وتسلیم کیا قباحت ہے لیکن مولویصاحب
کو اپنے مذہب کی خبر نہین ہے کہ اونکے مذہب مین نکاح دوری جایز ہے اور اسکے
بہی قید نہین ہے کہ زیادہ سن کی ہو بلکہ بیس پچیس برس کی ہو تو بہی یہہ صورت جایز
ہے امام زفر کے نزدیک چنانچہ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ مین لکہا ہے اگر کوئی عورت
طاقت رکہتی ہو تو ایک دن مین بیس پچیس مردون سے نکاح کر کے مجامعت کروا سکتی
ہے ہر ایک شخص کی وار سے اور صورت اوسکی یہہ ہے کہ زید اپنی زوجہ کو طلاق
بائن دیوے اور اوسی عدہ مین اوس سے پہر نکاح کرے اور مجامعت سے
پہلے اوسکو طلاق دیوے تو زفر کے نزدیک اس صورت مین عدہ اوس سے
ساقط ہے اور اوسوقت جایز ہے اوس عورت کو کہ عمر سے نکاح کر لیوے اور

اگر عمر بہی اوس سے مجامعت کرکے طلاق باین اوسکو دیوے اور عدہ مین بعد ایک گہڑی
کے اوس سے نکاح کرلیوے اور قبل مجامعت کے پہر اوسے طلاق دیوے تو جایز ہے
اس عورت کو کہ موافق مذہب زفر کے عدہ مین نہین ہی اور پہر اوسی وقت پہر زید سے یا بکر
سے نکاح کرلیوے اور جب بکر سے نکاح کرے تو بکر بہی اگر اوس سے مجامعت
کرکے طلاق باین دیوے اور بعد ایک گہڑی کے عدہ مین پہر نکاح کرکے مجامعت
سے پہلے طلاق دیوے تو وہ عورت موافق مذہب امام زفر کے عدہ مین نہین ہی
اور اوسیوقت زید سے یا عمر یا خالد سے نکاح کرلیوے اور مجامعت کروا ے اسی
طرح جسقدر اوس عورت مین طاقت ہے یا تو اونہین شخصون سے ایک کے بعد دوسرے
سے یا ہر ایک مرد جدید سے جماع کرواتی جاے اور طلاق لیتی جاے اگر ان چار
پانچ ہی مردون سے باری باری نکاح کریگی تو صورت دور کی ہوگی اور اگر ہر ایک
مرد جدید سے نکاح کریگی تو بعید نہین کہ ایک دن مین بیس مردون سے بلکہ زیادہ سے
مجامعت کروانیکی نوبت پہونچی چنانچہ شرح وقایہ مین لکہا ہے ولو نکح معتدتہ
من باین وطلق قبل الوطی فعلیہ مہر تام وعلیہا عدۃ مستقلہ ہذا
عند ابیحنیفۃ وابی یوسف فان اثر الوطی فی النکاح باق وہو العدۃ
فصار کان الوطی حاصل فی ہذا النکاح وعند محمد یجب علیہ نصف
المہر وعلیہا اتمام العدۃ الاولی فقط ولا عدۃ للطلاق الثانی لان
الزوج طلقہا قبل الوطی فیہ وعند زفر لا عدۃ علیہا اصلا لان
العدۃ الاولی سقطت بالتزوج ولم یجب بالنکاح الثانی بدلیل
محمد یعنی اگر نکاح کرے کوی عدہ بیٹہنے والی اپنے سے اور طلاق دیوے

پہلے وطے کی تو بس اوس مرد پر مہر ہے تمام اور اوس عورت پر عدہ مستقلہ ہے یعنی تمام
عدہ پورا یہہ نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے ہین اسواسطے کہ اثر وطے کا نکاح مین باقی
ہی اور وہ عدہ ہے پس ہو گیا گویا وطی حاصل ہے اس انکاح مین اور نزدیک محمد کے
واجب ہے اوس مرد پر نصف مہر اور اوس عورت پر تمام کرنا عدہ پہلے کا فقط اور نہین
ہے عدہ واسطے طلاق ثانی کے اسواسطے کہ شوہر نے طلاق دی ہے اوس عورت
کو پہلے وطی کے اوسمین اور نزدیک زفر کی نہین عدہ اوس عورت پر ہرگز اسواسطے
کہ عدہ پہلا گر گیا ساتہہ نکاح کرینگے اور نہ واجب ہوا ساتہہ نکاح دوسرے کے
ساتہہ دلیل محمد کے انتہا اور جب عدہ بالکل واجب نہوا تو عورت اگر چاہے تو اوس
کسی سے نکاح کرے اور جب اس سے بہی یہی معاملہ پیش آی تو تیسرے مرد سے
نکاح کرے وعلی ہذا القیاس جہان تک چلے قال الاشعری معلوم نہین
کہ آپ کونسے متعہ کی عدم جواز کے ثبوت کے طالب ہین اگر اول کے ہین تو یہہ امر
جمیع شرایع مین بالبدایتہ حرام ہے اقول ہم اوس متعہ کے عدم جواز کے ثبوت
کی طالب ہین جسکا جواز ہم ابہی اہل سنت کے کتابون سے ثابت کر کے آئی ہین
لیکن اوس دلیل سے کہ مسلم فریقین ہو اور قسم اول کو ہم تو درست نہین جانتے ہین
لیکن تمہارے مذہب کے موافق وہ قسم نکاح دائمی مین جاری ہو سکتے ہے جیسا کہ ہم ابہی
لکہہ چکے ہین قال الاشعری اور اگر آپ ثانی کے طالب ہین تو استبصار
اور تہذیب جواب کے کتب اربعہ سے ہین ملاحظ فرماے کہ اونمین یہہ حدیث
موجود ہے واھوا ھذ احرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ لحوم
الحمر الاھلیہ و نکاح المتعہ یعنے حرام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے گوشت خر اہلیہ کا اور نکاح متعہ کا اقول استبصار اور تھذیب مین یہہ
روایت اس طرح سے نہین ہے اور اس روایت مین خیانت کرکے لکھدیا ہے کہ
حرم رسول اللہ لحوم الحمر الاھلیہ و نکاح المتعة اور حال یہہ ہے کہ یہہ
روایت اسطرح سے نہین ہے اور نہ صاحب کتاب نے شل اور روائتون کے
اوسکو داخل کتاب کیا ہے بلکہ اوس روایت کی اطلاع کی ہے اور اوسکا حال ظاہر
کیا ہے اسطرح سے کہ و اما ما رواہ محمد بن احمد بن یحیی المکتی بابلی
جعفر عن ابی الجوزاء عن الحسین بن علوان عن عمرو بن الخالد عن
زید بن علی عن ابائہ عن علی علیہ السلام قال حرم رسول صلی اللہ
علیہ و الہ یوم خیبر لحوم الحمر الاھلیة و نکاح المتعة فان ھذہ
الروایة وردت مورد التقیة یعنی اور لیکن جو کہ روایت کیا ہے محمد بن
احمد نے اور فلانے اور زید بن علی سے یہان تک کہ علی علیہ السلام
سے کہ فرمایا کہ حرام کیا ہے رسولخدا صلعم نے بروز خیبر گوشت خر اہلی کا اور نکاح
متعہ کا یہہ روایت وارد ہوئی ہے مقام تقیہ مین انتہی اس روایت مین یہہ خیانت
کی کہ یوم خیبر کی لفظ کو محذوف کیا تاکہ اہل سنت کی روایت نہ ٹھہرے اور لفظ تقیہ کا صہ محذوف
محذوف کیا تاکہ جواب سے یہہ روایت خالی ہو جاے سو صاحب استبصار اور
تہذیب نے اسطرح سے اس روایت کو لکھا ہے نہ یہہ کہ داخل کتاب کیا ہو اور
نہ جس طرح سے کہ تم کہتے ہو کہ جس سے گمان ہو جاے بروز خیبر حرام کر دینے کا سو
یہہ روایت بروز خیبر حرام کر دینی کی اہل سنت کی ہی اور شیعہ تو اس روایت کو
موضوع اور دروغ جانتے ہین اور صاحب استبصار نے شل اور روایات

جوازکے اس روایت کو داخل کتاب نہین کیا ہے بلکہ اس روایت کی طرف کہ کسی سے سنی
ہوگی یا کہین دیکھی ہوگی اشارہ کرکے لکھتے ہین کہ فلانی روایت جو فلانے اور فلانے نے بیان
کرتے ہین وہ روایت تقیہ کی ہے اور کیونکر داخل کتاب کرتے کہ وہ تو پہلے ہی اس روایت
سے بیزار ہین کہ برابر روایتین جوازکی بیان کرتے چلے جاتے ہین اور سوا اسکے یہہ
ہے کہ بعضی راوی بہی اسکے حضرت عمر کے مریدون مین سے ہین کہ جیسے حسین ابن علوان
کہ نقاد الرجال مین اسکا سنی ہونا لکھا ہے اور اہل سنت کے نزدیک بہی معتبر نہین ہے
چنانچہ ذہبی سنی نے مغنی مین اوسکو ہالک اور متروک لکھا ہے اور باوجود اسکے وہ
روایت تقیہ کی کیونکر معارض ہوسکتی ہے روایات متفق علیہا طرفین کی کہ حضرت نے
فرمایا کہ لو لا نہی عمر عن المتعہ ما زنی الا الشقی چنانچہ کتب معتمدہ اہل سنت مین
مثل نہایہ ابن اثیر اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر ثعلبی اور تفسیر در منثور اور تفسیر
محمد بن جریر طبری اور تفسیر قرطبی اور کنز العمال وغیرہ کے لکھا ہے اور اگر ہم سب امور سے
قطع نظر کرین اور روایت استبصار کو تسلیم کرین تو بہی مطلب مخالف کا اس سے
نہین ثابت ہوتا ہے کہ ہمیشہ کو متعہ حرام ہوا اسواسطے کہ اکثر روایات اہل سنت دلالت
کرتی ہین اس امر پر کہ رسول خدا صلعم نے بروز فتح مکہ اور حجۃ الوداع متعہ کو بحکم
خدا حلال اور مباح فرمایا ہے چنانچہ تفسیر کبیر وغیرہ مین لکھا ہے اور یہہ دونون
جنگ خیبر کے بعد ہین اسصورت مین حرمت متعہ خیبر کے روز کی بیکار ہے جسوقت
کہ بعد خیبر کے مباح ہوا ہو اور اوسکے بعد حرام ہونیکی کوئی روایت نہین ہے اب
تبلاؤ کہ روایت استبصار اور تہذیب نے تمکو کیا فائدہ بخشا قال الاشعری
جناب میر صاحب آپ اپنے مذہب کے کس کس بات کی عدم جواز کا ثبوت طلب کیجیگا

ل جو کچھ ہمارے مذہب مین ہے وہ سب قرآن و حدیث سے ثابت ہے اب ہمکو کیا
ض ہے کہ تمسے کسی چیز کی عدم جواز کے ثبوت کے طالب ہون اور ایک امر کے عدم جواز کی
سے جو طالب ہوئے تھے تو تمسے ثابت نہو سکا اور اگر کسی اور امر کے عدم جواز کی ہم ثبوت کے آپسے
لب ہونگے تو وہ بھی آپسے ثابت نہو سکے گا اور آپ ہی اولٹا الزام کھاینگے اور
ا کہ آپنے عدم جواز متعہ پیش کیا ہے ایسا ہی آپ اور امر کو بھی پیش کرینگے اور
وت اسکو کہتے ہین کہ جو ہمنے متعہ کے جواز کو اہل سنت کے کتابون سے ثابت کیا ہے
ورانی بڑی تلاش سے ایک روایت استبصار و تہذیب کی خارج از مطلب ہے
ن کی جس سے تمہارا دعوی ثابت نہوا چنانچہ ہم لکھہ چکے قال الاشعری ملاحظہ
استبصار کو کہ جو منجملہ کتب اربعہ کی ہے اور معتمد علیہ طایفہ ہے اور اُسمین لکھا ہے
عاریت دینا فرج کا روا ہے آپ کیون متعہ کے جواز مین کاوش کرتے ہین یہہ
واُبے دو و اور تحفہ موجود ہے اقول استبصار مین ہرگز یہہ روایت نہین ہے

سو ور

ر استبصار مین یہہ روایت تہی تو اُس روایت کو آپنے لکھا ہوتا اب لوگونکا مدار جھوٹ
ہے اور جھوٹ ہی سے آپکے مذہب کی حفاظت ہے مولوی عبدالعزیز صاحب نے
بہا افترے شیعون پر کرکے تحفہ مین لکھی ہین از انجملہ ایک یہہ بھی ہے
علماء امامیہ کا تو اُسکی عدم جواز پہ اجتماع ہے کہ یہہ جایز نہین ہے آپنے کہانسے
ہوٹی روایت بناکر حوالہ استبصار کا دیا چنانچہ شرایع الاسلام مین لکھا ہے
و اما استعارتہا ای الجاریۃ للاستمتاع ففیہ جایز بالاجماع یعنی
ور لیکن عاریت لینا اُسکا یعنی کنیز کا واسطے فایدہ اوٹھانیکی پس غیر جایز ہے باجماع
جمیع علماء اور دوسری جگہہ لکھا ہے ولا یستباح وطی الامۃ بالعاریۃ لیکن

کرخی کے نزدیک کہ فقہاء اہل سنت مین سے ہے نکاح کرنا بلفظ عاریت جائز ہے چنانچہ
شرع کنز مین لکھا ہے ولا ینعقد النکاح بلفظ الاجارۃ والاعارۃ فی
الصحیح خلافاً للکرخی ؛ قال الاشعری اور صاحب حلیۃ المتقین نے لکھا
کہ بوسہ لینا فرج کا درست ہے ہم اسکے جواز اور عدم جواز مین کلام نہین کرتے
مگر اتنا ضرور کہتے ہین کہ آپکے اکابر نے کیا اچھی بوسہ گاہ تجویز کی ہے اقول ہمارے اکابر نے
کا بوسہ لینے کی تاکید نہین کی ہے کہ خواہ مخواہ بوسہ لیا کرو اور یہہ کہنا ضرور ہے کہ جو چیز
ہو وہ ہمیشہ عمل مین آیا ہے کرے ابو حنیفہ کے نزدیک غیر کا ذکر اور فرج چھونے سے وضو نہین
ٹوٹتا ہے چنانچہ کتاب اختلاف الایمہ رحمتہ للامہ مین لکھا ہے لا ینقض وضوء
الماس والممسوس علی کل حال - پس چاہیے کہ غیر کا ذکر اور فرج ہمیشہ چھوا
کرتے ہون اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہہ ہے کہ اگر حالت نماز مین اپنی زوجہ کی فرج کو
دیکھے تو نماز مین کچھہ خلل نہین چنانچہ فتاوی قاضی مین لکھا ہے ولو نظر الی فرج
امرأتہ التی طلقہا طلاقاً رجعیاً بشہوۃ صار مراجعاً ولا تفسد صلوۃ فی الوجہ
کلہا فی قول ابی حنیفہ اسصورت مین چاہیئے کہ ہمیشہ حالت نماز
اپنی عورت کی فرج کو دیکھا ہی کرے اور مراد جواز بوسہ لینے فرج سے یہہ نہین
کہ ہمیشہ اُسکے بوسہ ہی لیا کرے بلکہ مراد یہہ ہے کہ اگر اتفاق ہو جاے تو مضایقہ نہین
اور اصل اسکی یہہ ہے کہ خلوت مین ہنگام اختلاط اکثر امور اضطراریہ عمل مین
کرتے ہین اور مطلوب عورت سے استلذاذ ہوتا ہے اور اسیواسطے وہ ہوتی بھی ہے اگر اس
حالت مین فرج کا بوسہ لیا تو اسمین کیا قباحت ہے اور اگر فرج کے بوسہ لینے مین احتمال
کے مونہہ مین آ جانیکا ہے تو امام شافعی کے نزدیک تو منی پاک ہے اور اگر احتمال پیشاب

کے قطرے کے موونہہ مین آجانیکا ہے تو پیشاب سے تو قرآن کے آیت کا لکھنا واسطے شفاف کے
ہے
بہر چنانچہ فتادی قاضی خان مین لکھا ہے و ریونہہ کی توقیر قرآن کی آیت سے زیادہ نہین ہے
سوا اسکے یہہ ہے کہ اہلسنت کے مذہب مین اگر بوسہ لینے کا حکم نہین ہے تو کسی کتابمین ممنوع بھی نہین
ہا ہے اور اصل شیا مین آیا جب ہے، قال الاشعری اور کلینی نے لکھا ہے کہ عورت کو برہنہ
کرکے اوسکے ستر کو دیکھین بہتر اس سے لذت نہین ہے اقول یہہ قول پہلے قول سے بھی بدتر ہے
زن جلیلہ کو برہنہ کرکے اُسکے ستر کے دیکھنے مین کیا قباحت ہے جسوقت کہ دیکھنا اُسکا مباح
اور پہلے قول مین ہم لکھہ چکے ہین فتادی قاضی خان سے کہ اگر حالت نماز مین اپنی زوجہ
کے ستر کو دیکھی تو نماز باطل نہین ہوتی اور اہلسنت کے مذہب مین بھی نظر کرنی طرف فرج عورت کے
ہے چنانچہ کتاب اختلاف الائمہ رحمتہ للامہ مین لکھا ہے والاصح من مذہب الشافی
جواز النظر الی فرج الزوجہ والامتہ وعکسہ وبذلک قال مالک وابو حنیفہ
اہلسنت کے مذہب مین تو اجنبی کے ستر کو دیکھنا مباح لکھا ہے جسوقت کہ وہ اجنبی حمامی ہو
چنانچہ جامعہ الرموز مین لکھا ہے کہ کان ابو حنیفہ یری لصاحب الحمام ان ینظر
الی العورۃ اب طعن کرنا تمہارا شیعون پر بیجا ہے کہ تمہارے مذہب مین اوس سے
زیادہ ہے قال الاشعری اور ارشاد الاذہان مین لکھا ہے کہ ام الولد کا مباح کردینا
پر منع نہین ہے اقول معلوم نہین کہ مباح کردینے سے کیا مراد ہے اُسکی تحلیل مراد ہے
تزویج اُسکی غیر کے ساتھہ مراد ہے تحلیل کا ذکر تو بعد اسکے آئیگا اور اگر مباح کردینے سے اُسکی
تزویج مراد ہے تو یہہ اہلسنت کے نزدیک بھی جائز ہے چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہے اذا ولدت
الامتہ من مولاہا صارت ام ولد یعنی جسوقت جنی لونڈی آقا اپنے سے تو
ہو جاتی ہے ام ولد اور بعد اُسکے تھوڑے سے فاصلہ سے لکھا ہے کہ ولہ وطیہا و

استجدا صہا و اجارتہا و تزویجہا یعنی اور واسطے اُس مولا کے ہے وطی اوس

ولد کے اور خدمت لینی اوس سے اور اجارہ اُسکا اور نکاح مین دینا اُسکا قال الاستاد

اور وافی نے اصول سے نقل کیا ہے کہ مسمع نے سوال کیا حضرت امام کاظم علیہ السلام

سے کہ نماز پڑہتا ہون اور حالت نماز مین لونڈی سامنے سے نکل جاتی اور بسا اوقات

اُسکو مین اپنا آغوش مین کہینچ لیتا ہون اور اپنے بدن سے لپٹا لیتا ہون امام صاحب نے فرمایا

یعنی بے کہٹکے کرے جاو کچہہ خوف و ڈر نہین اقول پہلے آدمی کلام کو سمجہہ لے اور دریافت کرے

اس سے حضم کی کیا ہے تب گفتگو کرے اور بدون سمجہے کلام کی اپنی طرف سے بیجا گفتگو کرکے

افترا پردازی مین اپنی اوقات کو بسر کرے بہاء مرد اب مناظرہ سے بہت بعید ہے اُنکو خبر ہی نہین

کہ روایت مین لفظ جاریہ کا واقع ہوا ہے اور مراد اُس سے لونڈی نہین ہے بلکہ لڑکی صغیرہ مراد ہے

کلام عرب مین لڑکی صغیرہ کم سن کو بہی کہتے ہین جیسے کہ طفل صغیر کو غلام کہتے ہین اور

یہہ ہے عن مسمع قال سالت ابا الحسن علیہ السلام فقلت اکون اصلی فتمر بی الجاریة

فربما ضممتها الی قال لا باس یعنی مسمع سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ سوال کیا مینے امام

ابو الحسن سے یعنی امام موسی کاظم علیہ السلام سے پس کہا مینے کہ نماز پڑہتا ہون مین تو گذرتی

ہے میرے پاس ہوکر لڑکی پس بسا اوقات لپٹا لیتا ہون مین اُسکو طرف اپنے گودی مین

ہون فرمایا کہ کچہہ مضایقہ نہین ہے اور اسی طرح اہلسنت کے کتب صحاح مین لکہا ہے کہ جناب

رسولخدا نماز پڑہتے تہے اور امامہ دختر زینب بنت رسولخدا صلعم کو گودی مین لئے ہوتے تہے

جب سجدہ مین جاتے تو اوس لڑکی کو اتار دیتے تہے اور جب کہڑے ہوتے تو پہر اُسکو

لے لیتے تہے اور ایسے ہی جامع الاصول مین لکہا ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کان یصلی وهو حامل امامة بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ

وسلم فاذا سجد وضعها واذا قام حملها اسصورت مین جو جواب تمہارا ہے وہی
جواب ہمارا ہے اور کسقدر جھوٹ بنایا ہے اس روایت مین اول تو ترجمہ جاریہ کا لونڈی کیا
کہ خلاف مقصود ہے اور بعد اوسکے اپنی طرف سے لکھا ہے کہ بہتکے کئے جاؤ وقال الاشعری
وعاریۃ دینا فرج اماء اور حلال کرنا فرج حرم کا مہمان اور احباب کے لئے اعظم طاعات
اور عمدہ عبادات ہے جیسا کہ ابن بابوہ قمی نے رقاع مین ایک رقعہ صاحب الزمان سے اس
باب مین نقل کیا ہے **اقول** عاریت دینا فرج کا تو مذہب امامیہ مین ہرگز جایز نہین ہے چنانچہ پہلے ہم
اسکو سے ہم لکھہ چکے ہین کہ اُسکی عدم جواز پر اجماع علماء امامیہ کا ہے اور تحلیل کنیز اگرچہ جایز ہے
لیکن اعظم طاعات نہین ہے اور باقی رہا اُسکا جایز ہونا سو وہ مثل نکاح کے ہے کہ اُسکا
صیغہ پڑہا جاتا ہے جیسے کہ نکاح کا صیغہ پڑہا جاتا ہے اور طرفین سے ایجاب قبول ہوتا ہے اور
بدون صیغہ عقد تحلیل اور ایجاب و قبول کی تحلیل صحیح نہین ہے بخلاف اہلسنت کے کہ
انکے اکابر کے نزدیک تحلیل اماء بدون ایجاب قبول کے جایز ہے چنانچہ عطا ابن ابی رباح
امام اعظم ابو حنیفہ کے مشایخ اور اساتذہ مین سے تھے وہ اپنی لونڈیونکو اپنے مہمانون کے پاس مباشرت
کے واسطے بہیجتا تہا چنانچہ ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین لکھا ہے کہ نقل اصحابنا
عن مذہبہ انہ کان یری وطی الجواری باذن اربابہن وحکی ابو الفرج العجلی
ان عطا کان یبعث بجواریہ الی اضیافہ یعنی نقل کیا ہے اصحاب ہمارے نے
مذہب اُسکے سے کہ وہ مباح جانتا تہا وطی کنیزونکی کو اُنکے مالکون کے اذن سے اور حکایات
کی ہے ابو الفرج عجلی نے کہ تحقیق عطا بہیجتا تہا لونڈیون اپنی کو طرف مہمانون اپنے کے
اور عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوۃ مین ترجمہ عطا بن رباح مین لکھا ہے ابو حنیفہ نے کہا سب
ملاقیون اپنے سے عطا کو افضل جانتا تہا اسصورت مین محمد اور ابو یوسف نے ہی فضل ہوا

جنپر مدار اہلسنت کے مذہب کا ہے اور ابو حنیفہ کے قول کی عبد الحق نے اسطرح سے
نقل کی ہے کہ ابو حنیفہ کہتا تھا ما رایت من لقیت افضل من عطا ابن ابی ریاح کے
پس جسوقت کہ عطا سا فقیہ اوستاد ابو حنیفہ تحلیل اماء کو جایز جانے بدون ایجاب قبول
کی تو شیعون پر طعن کرنا کہ جو بدون ایجاب و قبول کے جایز نہین جانتے ہین سوا تعصب
اور عداوت کے اور کیا ہے اور تماشا یہہ ہے کہ ہبہ اور عاریت کے الفاظ سے واقع کرنے
صیغہ نکاح کو صحیح جانتے ہین او تحلیل پر طعن کرتے ہین قال الاشعری اور
اثنا راہ مین جناب مولویصاحب دامت برکاتہم سے باب متعہ مین مناظرہ جو دریافت کیا ہے
آپکی لیاقت تھی کیونکہ مناظرہ مین تساوی طرفین شرط ہے اور آپکی قوت علمیہ ظاہر مولوی
دام برکاتہم کی آپ مخاطب صحیح نہین ہو سکتی لہذا احقر الناس نے یہہ چند فقرہ آپکی
تسکین خاطر کے لئے لکھدے اور اللہ تعالی آپکو ہدایت صراط مستقیم کرے آمین ثم آمین
تم آمین الراقم سید یعقوب علی پہپوندوی یوم پنجشنبہ ٧ جمادی الثانی ١٢٩٦ سنہ ہجری اقول
شیخ فدا حسین صاحب کو جناب مولویصاحب سے مناظرہ منظور نتھا تا کہ لحاظ تساوی طرفین کا
کا ہوتا بلکہ مولویصاحب نے خود وعدہ اثبات عدم جواز متعہ کا کیا تھا اور شیخ فدا حسین
صاحب سے اقرار نامہ لکھوا لیا تھا اور پھر اوس سے ثابت نہو سکا اور چند امور طعن لسان مین
دیکھکر نقل کردی اور ایک شخص ناواقف کا نام لکھا مولویصاحب کی لیاقت تو یہین
سے معلوم ہو گئی اور جو کچھہ انہون نے لکھا تھا وہ سب رد ہو گیا اور اگر مولویصاحب
کچھہ لیا ہو تو جواب اوسکا شیعونکی کتابون سے لکھین جیسے کہ ہمنے اہلسنت کے کتابون سے
لکھا ہے تکملہ ذکر تو متعہ کا تھا لیکن مولویصاحب کو اوس مقدمہ مین کچھہ بن نہ آیا تو چند
امور سوائے اوسکے ازراہ طعن کے لکھے اور یہہ نہ سمجھے کہ شیعی اسکا جواب بھی لکھینگے

کہا ہوگا یا نہین اسلئے ہمکو بھی مناسب ہے کہ چند مسائل عجایب و غرایب اہل سنت
کے مذہب کے تحریر کر کے ناظرین کو خوش کرین اول ابو حنیفہ کے نزدیک اگر کوئی
مرد مشرق مین ہووے اور کسی عورت مغرب کی رہنی والی سے نکاح کرے اور
کبھی اوس عورت کی صورت کو نہ دیکھے اور وہ عورت اپنے گھر مین بیٹھی ہوئی جو کہ
مغرب مین ہے بچہ جننے رہے تو وہ سب بچہ اُس مرد مشرقی کے ہونگے جسنے کبھی
اُس عورت کی شکل بھی نہین دیکھی اور جسنے بچہ جنائے تھی وہ محروم رہیگا چنانچہ
تفسیر کبیر مین امام رازی نے لکھا ہے ان المشرقی اذا تزوج بالمغربیۃ
فحصل ھناک ولد فابو حنیفہ اثبت النسب مع القطع بانہ غیر
مخلوق من مایہ دوئم اور اگر کوئی اپنی ماں یا بہن یا دختر یا خالا یا پھوپھی
سے نکاح کر کے مجامعت کرے تو ابو حنیفہ کے نزدیک اُسکو حد نہ مارینگے اگرچہ
وہ کہے کہ مین جانتا تھا کہ یہہ مجھپر حرام ہے چنانچہ فتاوی قاضی خان مین لکھا ہے
لو تزوج بذات محرم نحو البنت والاخت والام والعمۃ والخالۃ وجامعہا لاحد
علیہ فی قول ابی حنیفۃ وان قالت علمت انہا علی حرام اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ من
تزوج امرۃ لا یحل نکاحہا بان کانت من ذوی محارمہ بنسبہ کامہ
وبنتہ فوطیہا لم یجب علیہ الحد عند ابن حنیفہ وسفیان الثوری
وزفر وان قال علمت انہا علی حرام سوم اور فخر الاسلام نے نزدوی مین
لکھا ہے کہ الصوفیہ اکثرھم اھل لسنۃ والجماعۃ ومنہم من یکون
صاحب الکرامت یعنی صوفی اکثر اہل سنت جماعت ہوتے ہین اور بعض انمین سے
صاحب کرامت ہوتے ہین جنکو اولیا اللہ کہتے ہین اور لکھا ہے کہ ایک فرقہ انمین جیسے

ہے کہ وہ کہتے ہین کہ جسوقت کہ خدا دوست رکھتا ہے بندہ کو تو اُس سے خطاب اور

اور سب عبادت اُس ساقط ہو جاتی ہے نہ نماز پڑھتے ہین نہ روزہ رکھتے ہین اور

چھپاتے ہین اور زنا اور اغلام سے سیر نہین ہوتے اور ایک فرقہ اُن اولیا مین اباحیہ

وہ آدمیونکی مالون کو اور اُنکے عورتون کی فرج کو مباح اور حلال جانتے ہین کہ اسمین

دختر اور خواہر کی بھی فرج آگئی یہ اولیاء اللہ اہلسنت کے ہین کہ جنسے اپنا فخر کرتے ہین

کہتے ہین کہ اولیاء اہلسنت ہی ہین ہوئے ہین چہارم اور امام شافعی کے نزدیک

اپنی دختر سے جو کہ زنا سے اپنے نطفہ سے پیدا ہوئی ہے نکاح کرنا جائز ہے چنانچہ تفسیر

لکھا ہے کہ قال ابو حنیفہ المخلوقہ من ماء الزانی یحرم علی الزانی وقال الشافعی

یست بنتا فوجب ان لا یحرم پنجم اور اگر کوئی مرد کنچنی کو خرچی دیکر اوس سے

زنا کرے تو ابو حنیفہ کے نزدیک اوسپر حد جاری نہین ہوتی چنانچہ اختلاف الایمہ

مین لکھا ہے لو استاجر امرءۃ لیزنی بہا ففعل وجب علیہ الحد بالاتفاق

الا ما حکی عن ابی حنیفہ انہ قال لا حد علیہ ششم اور کوئی عورت طفل

یا مجنون سے وطی کروائے تو کسی پر حد جاری نہوگی چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہے واذا

الصبی والمجنون بامرءۃ طاوعتہ فلا حد علیہ وعلیہا ہفتم اور اگر کوئی کنیز

کسی سے قرض لیوی تو قرض لینے والیکو وطی کرنی اوس کنیز سے جائز ہے چنانچہ

اختلاف الایمہ رحمتہ للامتہ مین لکھا ہے قال المزنی وابن جریر الطبری یجوز

الاماء اللواتی یجوز للمقترض وطیہن ۰

الراقم الاثم سید اظہر علی پھپوندوی

تمام شد